سوال

(884)پنجاب کے بعض عالم کہتے ہیں کہ دجال کا کچھ وجود نہیں   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پنجاب کے بعض عالم کہتے ہیں کہ دجال کا کچھ وجود نہیں، دجال یہی حاکم ظالم ہیں اور جنت ونار اس کی یہی ریل گاڑی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے، عیسیٰ موعود میں ہوں، اس واسطے علمائے کے دیندار اہل سنت والجماعت سے استفتاء ہے کہ پنجاب کے اس عالم کے یہ اقوال سچ ہیں یا محض غلط، بیان کرو کہ عوام کا شک وشبہ رفع ودفع ہوجائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آنحضرت ﷺ سے بارہ تیرہ صحابی وصحابیہ حذیفہ بن اسید الغفاری وابوہریرہ وعمران بن حصین وعبداللہ بن مسعود وانس بن مالک وحذیفہ بن یمان ونواس بن سمعان وابوسعید خدری وابی بکرہ وفاطمہ بنت قیس وعبداللہ بن عمر وابی عبیدۃ بن الجراح واسماء بنت یزید بن السکن ومغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہم) روایت کرتے ہیں کہ قرب قیامت کے دجال ظاہر ہوگا اور شبیہ عبدالعزی بن قطن کے ہوگا کہ یہ مشرکین میں سے گذرا ہے اور وہ مثل ابر کے تمام دنیا میں پھیل جائے گا اور قیام اس کا چالیس دن ہوگا ایک دن مثل برس کے اور ایک دن مہینے بھر کا ہوگا اور ایک دن ہفتہ بھر کا ہوگا باقی دن اپنے حال پر بدستور رہیں گے صحابہ نے عرض کیا کہ برس دن کی نماز کیوں کر ادا ہوگی، آیا ایک دن کی نماز کافی ہوگی، فرمایا نہیں، وقت کا اندازہ کرکے پانچوں نمازیں پڑھتے رہنا اور مشکوۃ شریف باب العلامات بین یدی الساعة وذکر الدجال میں دجال کا احوال دیکھنا چاہیے، یہاں ایک دو حدیثیں نقل کی جاتی ہیں اور دجال کے بعد حضرت عیسیٰ اتریں گے اور وہ دجال کو قتل کریں گے اور مشکوۃ میں ایک خاص باب نزول عیسیٰ علیہ السلام کا منعقد کیا ہے سب احوال عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا اس باب میں دیکھنا چاہیے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا بیان صحیح بخاری ومسلم وغیرہ میں مفصلاً مذکور ہے اور قرآن شریف میں سورہ زخرف سے نازل ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صاف واضح ہوتا ہے۔ وانه [1] *بدرستیکہ عیسیٰ علیہ السلام لعلم للساعة علم است مر ساعت را یعنی بدو بدانیند کہ نزدیک است قیامت چہ یکے از علامات قیامت نزول عیسیٰ علیہ السلام است کہ بعد از تسلط دجال از آسمان برزمین فرود آید، نزدیک منارہ بیضاء در طرف شرقی دمشق وجامہ رنگین پوشیدہ باشد دہر دو کف دست خود را بربالہائے دو فرشتہ نہادہ درخسارہ مبارکش عرق کردہ چون سر در پیش افگند قطرات از رویش ریزان گردد وچون سر بالا کند آن قطرہا بر روئے دے چون مروارید روان شود، ونفس دے بر ہر کافر کہ رسد بمیرد وہر جا کہ چشم دے افتد نفس دے برسد پس در طلب دجال رواں گردد، ودر باب لد کہ موضعے است ورولایت شام بدو رسد داورا بکشد انگہ یاجوج ماجوج بیروں آیند وعیسیٰ علیہ السلام بکوہ طور بردمومناں راو آنجا متحصن گردد والقصہ چون معلوم شد کہ عیسیٰ علیہ السلام نشانہ قرب قیامت است کذا فی التفسیر الحسینی۔*

اور اس آیت کی مفسر حدیثیں صحاح ستہ کی ہیں۔ کمال لا یخفی علی الماہر بہذا الفن، پس منکر نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فاسق ہے، بلکہ کافر، کیونکہ صریح نص کا منکر ہے اور تاویل اس کی باطل اور مردود وخلاف سبیل مؤمنین کے ہے۔ ومن [2] یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم۔ الی اخر الایۃ کا مصداق ہے۔ وانه [3] لعلم للساعۃ وان عیسی لعلم للساعۃ ای شرط من اشراطہا تعلم بہ فسمی الشرط الدال علی الشئ علما لحصول العلم بہ وقرأ ابن عباس لعلم وہو العلامۃ انتہی ما فی التفسیر الکبیر مختصراً وانہ

لعلم للساعۃ یعنی نزولہ من اشراط الساعۃ لعلم بہ وقرأابن عباس وابوہریرہ وقتادہ وانہ لعلم للساعۃ بفتح اللام والعین ای امارۃ وعلامۃ۔ انتہی مافی معالم التنزیل۔

مشکوۃ کے باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکرالدجال میں ہے، عن النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدجال وقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامر حجیج نفسہواللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ شباب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبہہ بعبدالعزی بن قطن ذمن ادرکہ منکم فلیقرأعلیہ فواتح سورۃ الکھف وفی روایۃ فلیقرء علیہ بفواتح سورۃ الکھف فانہا جوارکم من فتنتہ انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا دعاث شمالا یا عباداللہفاثبتواقلنا یارسول اللہ ومالبثہ فی الارض قال اربعون یوم یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائرایامہ کایامکہ قلنا یارسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ ایکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لااقدروالہ قدرہ قلنا یارسول اللہ وما اسراعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح فیاتی علی القوم فیدعوھم فیؤمنون بہ فیأمر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیہم سارحتہم طول ماکانت ذری واسبغہ ضروعاوامدہ خواصر ثم یاتی القم فیدعوھم فیردون علیہ قولہ فینصرف عنھم فیصبحون محلین لیس بایدیہم شیٔ من امرالہم ویمربالخربۃ فیقول لہا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزھا کیعاسیب النحل ثم یدعورجلا ممتلیا شابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض ثم یداعوہ فیقبل ویتھلل وجھہ یضحک فبینما ھوکذلک اذبعث اللہ المسیح بن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مہزودتین واضعاکفیہ علی اجنحۃ ملکین اذاطاء طأراسہ قطرواذا رفعہ تحدر منہ مثل جمان لاللؤلؤ فلایحل لکافریجد من ریح نفسہ الامات ونسفہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یاتی عیسی قوم قد عصمھم اللہ منہ فیمسح عن وجوھھم ویحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ فبینما ھو کذلک اذاوحی اللہ الی عیسی انیقداخرجت عبادالی لایدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی الی الطور فیبعث اللہ یاجوج ماجوج وھم من کل حدب ینسلون فیم اوائلھم علی بحیرۃ طبریۃ فیشربون مافیھا ویمراخرھم فیقول لقدکان بھذہ مرۃ ماء ثم یسیرون حت ینتھوا الی جبل الخزوھوجبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض ھلم فلنقتلمن فی السماء فیرمون بنشابھم الی السماء فیرداللہ علیھم نشابھم مخصوبۃدما ویحصرنبی اللہ واصحابہ حتی یکون راس الثورلاحدھم خیرامن مائم دینارلاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ خیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یھبط نبی اللہ علیسی واصحابہ الی الارض فلایجدون فی الارض موضع شیرالاملأہ زھمھم وتنھم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ طیرا کاعناق البخت فتحملھم فتطرحھم حیث شاء اللہ وفی روایۃ تطرحھم بالتھیل ویستوقدالمسلمون من قسیھم ونشابھم وجعابھم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرالایکن منہ بیت مدرولاوبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذتاکل العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفتام من الناس واللقحۃ من البقرلتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ھم کذلک اذبعث اللہ ریحا طیبۃ فتاخذھم تحت اباطھم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرارالناس یتھارجون فیھا تھارج الحرم فعلیھم تقوم الساعۃ رواہ مسلم الاالرویۃ الثانیۃ وھی قولھم تطرحھم بالنھبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی۔

حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں، کہ آنحضرت ﷺ نے دجال کا ذکر کیا، پس فرمایا اگروہ میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو تم سب کی طرف سے میں اس سے جھگڑوں گا۔ اگر میرے بعد نکلا تو ہر ایک شخص خود اس سے جھگڑے گا اور اللہ میرا خلیفہ ہے، ہر مسلمان پر، وہ دجال جوان ہوگا، گھونگروالے بال والا، اس کی آنکھیں نکلی ہوئی ہوگی، یعنی کانا ہوگا، بس ایسا ہوگا، جیسے عبدالعزی بن قطن کو جانتے ہو، سو جو اس کو پاوے تو اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں ضرور پڑھ لے، کیونکہ وہ اس کے فتنہ سے اس کو بچائیں گی، وہ شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلنے والا ہے اور داہنے بائیں (کیا بلکہ ہر طرف) دوڑنے والا ہے۔ سوائے اللہ کے بندو ثابت رہنا، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! وہ زمین میں کس قدر ٹھہرا رہے گا، فرمایا چالیس دن ایک دن سال بھر کا، ایک دن مہینہ بھر کا، ایک دن ہفتہ بھر کا اور باقی دن یہ تمہارے معمول دن ہوں گے، ہم نے عرض کیا، یاحضرت تو اس سال بھر کے دن میں ایک دن کی نماز ہم کو کافی ہوگی یا نہ، فرمایا نہیں، ان معمولی دنوں کے اندازے سے پڑھتے رہنا اور مہینے اور ہفتے بھر کا دن بھی اسی قیام پر، ہم نے پوچھا، حضرت اس کا جلد جلد پھرنا زمین میں کیسا ہوگا، فرمایا جیسے ہوا ابر کو پھیلاتی ہے۔ سو وہ دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنے دین کی طرف بلائے گا، وہ ان کا کہنا مان لیں گے، تو آسمان کو حکم کرے گا، خوب بارش ہوگا اور زمین میں سبزی خوب اُگے گی اور ان کے مویشی کھا کھا کر خوب پلیں گے، اور دودھیلے ہوں گے اور ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو بھی اپنی طرف بلائے گا، وہ ان کا کہنا نہ مانیں گے، وہاں سے چلا آئے گا اور وہاں بارش بند ہوجائے گا اور وہ لوگ نہایت مفلس ہوجائیں گے، پاس کچھ بھی تو نہ رہے گا اور کھنڈرات میں جائے گا اس کو کہے گا اپنے سب خزانے نکال تو سب کے سب دفینے نکل کر اس کے ساتھ شہد کی مکھیوں کی طرح ہولیں گے اور پھر ایک جوان کو بلاوے گا اور پھر اس کو تلوار سے مار کر دو ٹکڑے کردے گا اور ادھر ادھر نشانے کی طرح پھینک دے گا اور پھر اس کو بلا کر دوبارہ مارے گا اور وہ شخص منہ چمکتا ہوا ہنسے گا، سو دجال اسی اوج موج میں ہوگا کہ اتنے میں اللہ تعالیٰ مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو (آسمان سے) اتارے گا، سو وہ دو رنگین کپڑے پہنے ہوئے دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے، دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے سر کو جھکالیں گے، تو پسینے کے قطرے گریں گے اور جب سر اٹھاویں گے تو موتیوں کے سے قطرے اتریں گے سو جن کافر کو ان کے سانس کی بو پہنچے گی، بس مر ہی جائے گا اور جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی وہیں تک ان کا سانس پہنچے گا، سو اس کو باب لُد پر پا کر مار ڈالیں گے، فقط۔

یہ ترجمہ ہم نے نواس بن سمعان کی حدیث کا بقدر ضرورت کیا ہے، سو سائل کو ثبوت خروج دجال اعور حقیقی لعنہ اللہ اور نزول حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہما السلام میں کافی وافی شافی ہے جس کی تفصیل درکار ہو، مشکوٰۃ شریف میں پورے باب کو تحقیق کی نظر سے دیکھ لے، یہی خلاصہ صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث کا ہے، اگر کوئی نہ مانے تو اس کو اختیار ہے اور وہ بعض عالم پنجاب کے جو اس کے خلاف کے قائل ہیں وہ نادان، جاہل و پاگل اور کاذب ہیں، بلکہ اہل علم کے زمرے کی بو سے بھی بے نصیب اور محروم ہیں اور منجملہ فرق اہل الحاد ہیں۔ نعوذ باللہ من شرہ۔ حررہ ابو اسمٰعیل یوسف حسین الخانفوری عفی عنہ۔

وانہ لعلم للساعۃ، اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام خبر دینے والے ہیں قیامت کی، یعنی ان کا اترنا آسمان سے ایک نشانی ہے قیامت کی، دجال کے پیدا ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آویں گے اور دجال کو قتل کریں گے، پھر یاجوج ماجوج پیدا ہو کر سارے عالم کو خراب کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام مومنوں کو لے کر کوہ طور پر جا کر چھپیں گے، غرضکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نشانی ہیں قیامت کی، تمام ہوئی عبارت شاہ عبد القادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی، پس پنجاب کا وہ عالم بلا شبہ نصوص مذکورہ بالا کا منکر ملحد ہے، بلکہ کافر کماہ یغفی علی الماہر بالشریعۃ الغراء حررہ خادم العلماء الطاف حسین فاضلپوری۔

فی الواقع جواب اوّل و دوم بلا ریب صحیح ہے، کیونکہ قریب قیامت کے ظاہر ہونا دجال کا، بعد اس کے اترنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور قتل کرنا دجال کا برحق ہے اور منکر اس کا ضال و مضل و ملحد و بددین اور مخالف اجماع مسلمین کے ہے، چنانچہ کتب صحاح ستہ و دیگر کتب سیر اس پر شاہد عدل ہیں اور تاویل مرزا قادیانی اور اس کے حواری کی نزدیک اہل حق کے باطل و مردود ہے۔ سید محمد نذیر حسین۔

---

[1] اور وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں، آپ کے نازل ہونے سے قیامت کے وقت کا قرب معلوم ہو جائے گا عبد اللہ بن عباس ''لعلم'' کو مبالغہ کے لیے بفتحتین پڑھتے تھے، کمالین میں ایسا ہی منقول ہے۔

[2] جو آدمی ہدایت واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی نافرمانی کرے اور ایمانداروں کی راہ چھوڑ کر کوئی اور راہ اختیار کرے تو ہم اس کو جدھر جاتا ہے جانے دیں گے اور بالآخر اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔

[3] اور وہ قیامت کا ایک نشان ہیں یعنی عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔ ان کے آنے سے قیامت کا وقت قریب ہونا معلوم ہو جائے گا، شرط وال علی الشئ کو علم سے تعبیر کیا، کیونکہ ان کے آنے سے قیامت کا علم ہو جائے گا۔ عبد اللہ بن عباس ؓ نے اس کو ''علم'' پڑھا ہے جس کے معنی نشانی ہیں۔ تفسیر کبیر کا خلاصہ ختم ہوا۔ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ عبد اللہ بن عباس، ابوہریرہ، قتادہ وغیرہ نے اس کو ''علم'' پڑھا ہے، جس کے معنی علامت اور نشانی ہے۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]()

جلد02